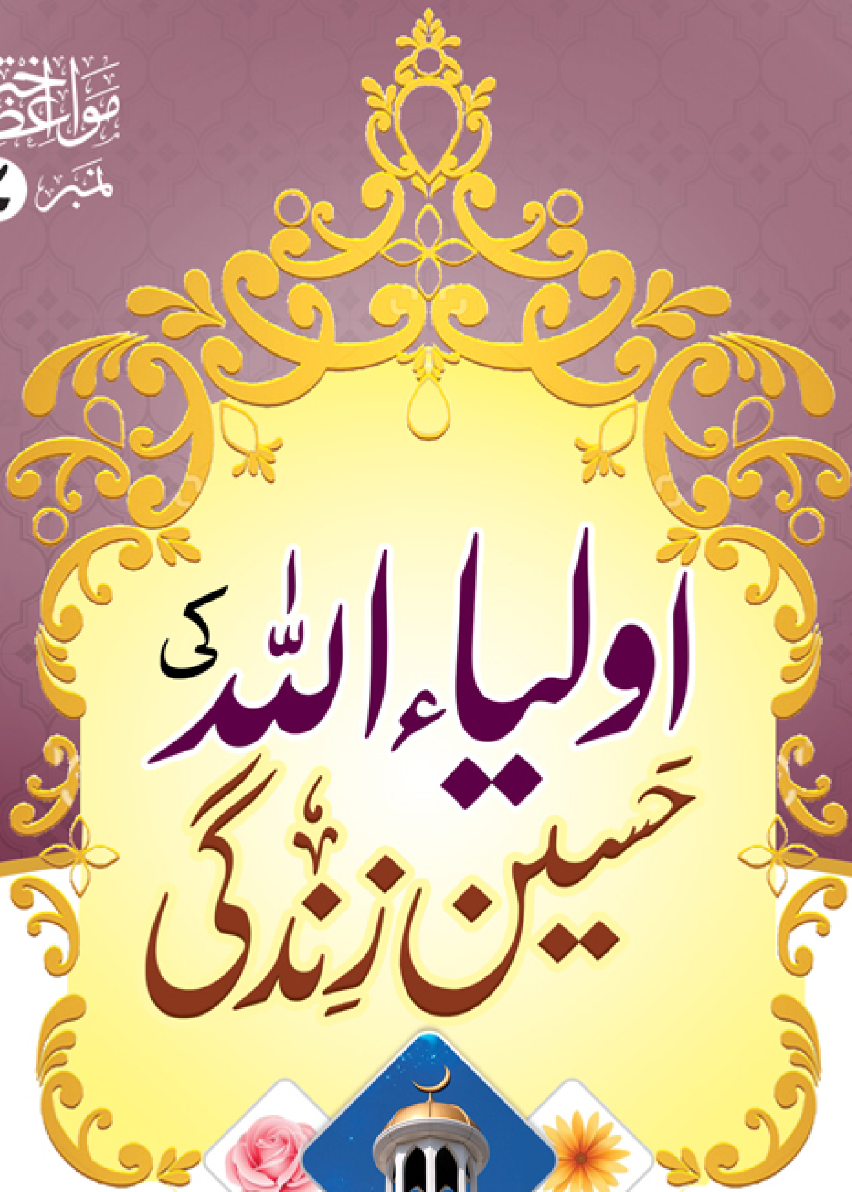
مواعظِ اختر
نمبر ۷



اولیاء اللہ کی حسین زندگی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۂ تالیفاتِ اختریہ
hazratmeersahib.com

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: **اولیاء اللہ کی حَسین زندگی**

نامِ واعِظ: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ

تاریخِ وعظ: ۲۲ شوال ۱۴۱۰؁ھ مطابق ۱۸؍مئی ۱۹۹۰؁ء بروز جمعۃ المبارک

مقام: مسجد اشرف گلشن اقبال کراچی

موضوع: اولیاء اللہ کی حَسین زندگی

مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اوّل: محرم الحرام ۱۴۳۶؁ھ مطابق نومبر ۲۰۱۴؁ء

اشاعت دوم: ربیع الثانی ۱۴۳۷؁ھ مطابق جنوری ۲۰۱۶؁ء

ناشر: ادارہ تالیفاتِ اختریہ

بی ۳۸، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک ۱۲ کراچی



فہرست

عنوانات **صفحہ نمبر**



اولیاء اللہ کی حسین زندگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○

(سورۃ الرعد، آیۃ:۲۸)

اس وقت قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کے ذِکر سے دلوں کو چین ملتا ہے۔ اس آیت پر حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک وعظ ہے جس کا نام ہے ''راحت القلوب'' یعنی دلوں کی راحت۔

دنیا کی کوئی چیز چین نہیں پہنچا سکتی

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے اندر بہت ہی ضروری مضمون بیان فرمایا ہے کہ ساری دنیا اطمینان اور چین تلاش کررہی ہے، ساری کائنات کی ہر حرکت وسکون اطمینان کے حصول کے لیے ہے، ہر انسان بھاگا جارہا ہے، کوئی مچھلی کے شکار کے لالچ میں کشتی چلارہا ہے، کوئی کپڑے کی دکان کھول رہا ہے، ڈاکٹر مریضوں کا علاج کررہا ہے، گرمی لگ رہی ہے تو ایئر کنڈیشن لگارہا ہے، مرنڈا کی ٹھنڈی بوتل پی رہا ہے، کاروبار کرنا جائز ہے، ایئر کنڈیشن لگانا جائز ہے، میں اس کو منع نہیں کررہا ہوں، غرض دنیا میں جتنی بھی حرکات ہیں سب کا مقصد سکون اور اطمینانِ قلب ہے، لیکن ان تمام جائز حرکتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں

کہ مرنڈا اور سیون اَپ کی ٹھنڈی بوتل پینے سے حلق تو ٹھنڈا ہو جائے گا اور ایئر کنڈیشن اور پنکھوں سے کھال تو ٹھنڈی ہو جائے گی لیکن دل کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہماری یاد میں ہے، اگر تم کو ہماری یاد کی توفیق نہیں ہے تو ایئر کنڈیشن تمہاری کھال ٹھنڈی کر دیں گے، آپ اس کی کھال کو پکڑیں گے تو اس کی کھال تو ٹھنڈی ٹھنڈی معلوم ہو گی لیکن کھال کے بعد جب حال پوچھو گے کہ تمہارا حال بھی اچھا ہے؟ تمہارے دل میں بھی ٹھنڈک ہے؟ تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ یہ ائیر کنڈیشن میں بیٹھا ہے لیکن وہ خود یہ کہے گا کہ دل تو آتشِ غم سے جل رہا ہے، غم کی آگ سے دل جل رہا ہے۔

دلوں کا چین صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر یعنی فرمانبرداری میں ہے

تو معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا دنیا میں کوئی چیز ہمارے دل کو اطمینان اور چین نہیں پہنچا سکتی، اس دعوے کی دلیل خود اس آیت کے اندر موجود ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بِذِکۡرِ اللہِ کو مقدم فرمایا، عربی گرامر جو لوگ جانتے ہیں، علماء حضرات جانتے ہیں کہ جب کسی چیز کو جو بعد میں آنی چاہیے اس کو پہلے بیان کیا جاتا ہے تو اس میں حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ تو کیا ترجمہ ہوگا؟ اَلَا بِذِکۡرِ اللہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کا ایک ترجمہ تو یہ ہے کہ اللہ کے ذکر سے دل کو چین ملتا ہے۔ یہ ترجمہ صحیح نہیں، صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو چین ملتا ہے کیونکہ اس آیت میں بِذِکۡرِ اللہِ کو مقدم فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اصل میں عبارت عربی کی یوں ہونی چاہئے تھی، اَلَا تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ بِذِکۡرِ اللہِ دلوں کو چین ملتا ہے اللہ کی یاد سے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کو مقدم فرمایا جس کا عربی گرامر کے قانونی لحاظ سے ترجمہ کرنا پڑے گا اور حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ترجمہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی یاد سے دلوں کو چین ملتا ہے، ہی لگانا پڑے گا، دونوں معانی میں

فرق سمجھ لیجئے۔ اگر کوئی کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے چین ملتا ہے تو معلوم ہوا اور چیزوں سے بھی چین مل سکتا ہے، اللہ میاں کے نام سے بھی چین ملتا ہے اور مچھلی کھانے سے بھی چین ملتا ہے، مرنڈا پینے سے بھی چین ملتا ہے، ایئر کنڈیشن سے بھی چین ملتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے بِذِكْرِ اللّٰهِ کو تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پر مقدم فرما کر اس مفہوم کو بیان کر دیا کہ صرف اللہ ہی کی یاد سے دل کو چین ملتا ہے۔

ذکر روح کی غذا ہے

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ؎

ذِکرِ حق آمد غذا ایں روح را

اس روح کی غذا صرف اللہ کی یاد ہے، روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے۔ یہ کھانا پینا، مکان، بال بچے روح کی غذا نہیں ہیں، کیونکہ ہر ایک کی غذا اس کے علاقہ کی مناسبت سے ہوتی ہے جیسے بنگلہ دیش کا ایک آدمی آئے، اس کو آپ کتنا ہی چپاتی اور کباب اور بریانی کھلائیں لیکن اگر مچھلی نہ کھلائیں تو کہتا ہے کہ ہمارا پیٹ نہیں بھرا، ہماری غذا مچھلی ہے۔ قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے کہ كُلُّ مَنْ يَّسْكُنُ عَلٰى شَاطِئِ الْبَحْرِ جتنے لوگ ساحلی علاقوں میں رہتے ہیں، سمندر کے کنارے رہتے ہیں ان کی غذا مچھلی ہے، اب حیدرآباد دکن کا مہمان ہو اور آپ اس کو کھٹائی نہ کھلائیں تو اس کو مزہ نہیں آتا، کیونکہ وہاں کھٹائی بہت کھائی جاتی ہے، تو ہر علاقہ کی ایک غذا ہوتی ہے۔ اسی طرح روح اللہ کے پاس سے آئی ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ﴾

(سورۃ الاسراء، آیۃ:۸۵)

اے نبی! آپ اعلان کر دیجئے کہ روح عالمِ امر سے آئی ہے، اللہ کے پاس سے آئی ہے، تو جب روح کو وہاں کی غذا ملے گی یعنی اللہ کے نام کی

غذا ملے گی تب ہی اس کو چین آئے گا، سکون ملے گا۔

ایک نادانی کی اصلاح

دنیا میں کتنے مالدار لوگ ہیں، بنگلوں پر بنگلے بنائے جارہے ہیں، بینک بیلنس بڑھتا جارہا ہے، ایک ایک مکان کیا چھ چھ مکانوں کے کرائے آرہے ہیں، ہر بیٹے کے پاس ایک موٹر ہے، ہر وقت شامی کباب اور بریانی کھارہے ہیں۔ شامی کباب سے یاد آیا کہ ایک صاحب میرے لئے شامی کباب لائے تو انہوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ کباب ہم کیوں لائے ہیں؟ ہماری بیوی نے کہا کہ ان کی تقریر میں شامی کباب بہت بیان ہوتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں اس کو اس نیت سے تھوڑی بیان کرتا ہوں کہ کوئی میرے لئے شامی کباب لائے، میرا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ شامی کباب میں وہ بات نہیں جو اللہ کی یاد میں ہے، شامی کباب تو کافر بھی کھا سکتا ہے، لیکن اللہ کا نام تو مومن ہی لیتا ہے اور ان کے عاشقوں ہی کو یہ غذا نصیب ہوتی ہے، دونوں کی غذاؤں میں فرق ہے، شامی کباب اور بریانی کافر بھی کھا سکتا ہے لیکن اللہ کی یاد کافر نہیں پا سکتا۔

کافروں کی دنیا پر نہ للچاؤ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امریکا، جاپان اور ہندو بنیوں کو اور کافروں کو بہت دنیا ملی ہے اور مسلمان وضو کرتے ہیں، تہجد پڑھتے ہیں مگر پھر بھی چٹائیاں توڑ رہے ہیں، ان کے اندر وہ مالداری نہیں آئی تو معلوم ہوا کہ اللہ میاں اپنے دشمنوں کو اتنا مال کیوں دیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو اور ایمان والوں کو اتنا کم کیوں دیتے ہیں، تو میں نے اس کا جواب دیا۔

دشمنوں کو عیش آب و گِل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

جو اللہ کے دشمن ہیں اللہ نے ان کو آب اور گِل یعنی پانی اور مٹی کی دنیا دے دی، آب معنی پانی اور گِل معنی مٹی۔ آپ کہیں گے کہ پانی اور مٹی کی کیا چیز دی؟ تو مکان کس چیز سے بنا ہے؟ مکان کی ریسرچ کیجئے تو پانی اور مٹی ہی تو ہے، اور عورت کیا چیز ہے؟ بچے کیا چیز ہیں؟ شامی کباب اور بریانی کیا چیز ہے؟ کپڑے کیا چیز ہیں؟ سب کو مٹی میں دفن کر کے دیکھو، سال چھ ماہ میں سب مٹی نظر آئیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ پوری دنیا مٹی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے اپنا ایک اور پرانا شعر یاد آیا ؎

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

مٹی کی شکلوں پر اپنی زندگی کو مت تباہ کرو۔ اپنے جسم کو اس اللہ پر فدا کرو جس نے آپ کے جسم کو بنایا ہے، اگر مٹی، مٹی پر مٹی ہوگئی یعنی آپ مٹی کی شکلوں پر پاگل ہوگئے تو یہ مٹی، مٹی پر فدا ہوئی ہے، قیامت کے دن اس کی کیا قیمت لگے گی، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم نے میری دی ہوئی زندگی کو کہاں استعمال کیا؟ تو مٹی مثبت مٹی آخر میں ٹوٹل مٹی ہی آئے گا۔ تو دنیا میں جتنے لوگ اللہ سے دور ہیں، ان کو کتنی ہی دنیا مل جائے لیکن آپ ان پر لالچ نہ کریں، قارون کا خزانہ دیکھ کر بیوقوف لوگوں نے لالچ کیا تھا:

﴿يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ﴾

(سورۃ القصص، آیۃ:۷۹)

قارون کے خزانے دیکھ کر بعضوں نے کہا تھا کہ کاش ہمارے پاس بھی اتنا خزانہ ہوتا، لیکن جو اللہ والے تھے انہوں نے کہا کہ ہلاکت ہو تم پر تم ایسی تمنا بھی نہ کرو، قارون اللہ کے غضب کے سائے میں ہے، جس پر اللہ کا غضب ہو اس کی نعمت کو دیکھ کر مت للچاؤ، جن سے اللہ ناراض ہو ان کی بریانی

وکباب کو دیکھ کر مت للچاؤ۔

کفار کے سامانِ عیش کا انجام دائمی عذاب ہے

حکیم الامت ، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انگریزوں کے زمانے میں جس کو پھانسی ہوا کرتی تھی تو انگریز حکومت اعلان کرتی تھی کہ ایک مہینے بعد تم کو پھانسی ہونی ہے تو ایک مہینہ کے اندر تم شاہی پیسے سے جو چاہو کھاؤ، رس ملائی کھاؤ، سمندر دیکھو، ہر خواہش پوری کرو، لیکن جب اخبار میں آتا تھا کہ اس کو ایک ماہ کے بعد پھانسی دی جائے گی تو اس کی رس ملائی، شامی کباب اور بریانی پر کوئی لالچ نہیں کرتا تھا، ہر آدمی کہتا تھا کہ اللہ بچائے ایسی آرزو سے جس کے بعد پھانسی ہونے والی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جس کو ایمان دیتے ہیں، وہ دنیا کی چند دن کی لذتوں کو چھوڑ دیتا ہے کہ جس کے بعد پھانسی ہونے والی ہے، لہٰذا جو اللہ سے غافل ہیں اپنے ان دشمنوں کو اللہ پاک نے کیا دیا؟ پانی اور مٹی دی ہے ۔

دشمنوں کو عیش آب و گِل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

اللہ نے اپنے دشمنوں کو عیشِ آب وِ گل دیا اور اللہ والوں کو اپنی محبت کا درد بخشا جس کی برکت سے وہ تلاوت میں، ذکر اللہ میں، مناجات میں، اشکبار آنکھوں کے مزے لوٹ رہے ہیں، لذتِ مناجات کا کیا پوچھتے ہو۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت اللہ کے اندر عشاء کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر مناجات شروع کی تو فجر کی اذان ہوگئی لیکن انہوں نے سجدہ سے سر نہیں اٹھایا اور پوری رات یہ شعر پڑھتے رہے ۔

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن
گر بدم من سرِّ من پیدا مکن

اے اللہ! مجھے قیامت کے دن ذلیل اور رسوا نہ کرنا، اگرچہ ہم برے ہیں لیکن آپ ہماری برائی کو چھپا لیجئے، اپنی مخلوق پر ظاہر نہ کیجئے۔ اس شعر پر حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساری رات روتے رہے، لذتِ مناجات کا مزہ لیتے رہے۔ اللہ سے مانگنے میں جو مزہ آتا ہے، اس کو کیا بیان کروں، اللہ سے مانگنے میں خود بہت مزہ ہے، اور اللہ کو دینے میں مزہ ہے، ہمیں مانگنے میں مزہ دیا اور اگر اللہ اپنی کسی حکمت کے تحت دینے میں دیر کرے تو ان سے مسلسل سوال کرنے اور مانگنے کا مزہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

امید نہ بر آنا امید بر آنا ہے
اک عرضِ مسلسل کا کیا خوب بہانہ ہے

دعا کی قبولیت میں تاخیر ہونے کا راز

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دعا قبول ہونے میں دیر ہو تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سے بہت خوش ہو رہے ہیں، چاہتے ہیں کہ میرا یہ بندہ مجھ سے بہت دن تک مانگے ورنہ اگر اس کی آرزو ابھی پوری کردوں تو یہ پھر غفلت میں مبتلا ہو جائے گا۔ مولانا رومی فرماتے ہیں بلبل جب چہکتا ہے تو اس کو پکڑ کر پنجرہ میں ڈال لیتے ہیں تاکہ اس کی آواز سنتے رہیں اور کوّا جب کائیں کائیں کرتا ہے تو اس کو پتھر مار کر بھگا دیتے ہیں۔ مومن کی آواز اللہ تعالیٰ کو بلبل کی طرح محبوب ہے، اس لئے کبھی اس کو پنجرے میں ڈال دیتے ہیں تاکہ ذرا زیادہ دن تک ہم سے مانگتا رہے۔ اسی طرح جب بندہ رو رو کے اللہ سے دعائیں کرتا ہے، چاہے اپنی اصلاحِ نفس کے لئے کرے یا دنیا کی کسی پریشانی کے دور ہونے کے لئے کرے تو مولانا رومی حکایتاً بیان کرتے ہیں۔

بندۂ مومن تضرع می کند
او نمی داند بہ جز تو مستند

فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! بہت دن سے تیرا یہ مومن بندہ رو رو کر دعا مانگ رہا ہے، آپ اس کی دعا کو جلد قبول فرما لیجئے، اس کی حاجت کو جلد پورا کر دیجئے، کیا بات ہے کہ آپ دیر کر رہے ہیں، فرشتے اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے بندۂ مؤمن کی دعا کو جلد قبول کر لیجئے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ؎

خوش ہمی آید مرا آواز او
واں خدایا گفتن و آں رازِ او

اے فرشتو! مجھے اپنے اس مومن بندہ کی دعا میں بہت مزہ آرہا ہے، مجھے اس کی آواز بہت اچھی لگ رہی ہے جو کہتا ہے کہ یا خدا! میری پریشانی کو دور کر دیجئے، مجھے صحت دے دیجئے، یا میرے گناہوں کی گندی عادت کو مجھ سے چھڑا دیجئے، میں آپ کے غضب میں جی رہا ہوں، یہ جینا میرے لیے نا مبارک جینا ہے۔ جو اللہ کو ناخوش کر کے اپنے نفس میں حرام خوشی درآمد کرتا ہے اس سے بڑھ کر منحوس اور ملعون خوشی، اللہ کے غضب والی خوشی دنیا میں نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دوزخ سے کم نہیں

مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جس وقت بندہ کسی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے، سڑکوں پر بدنظری کرتا ہے یعنی عورتوں کو دیکھتا ہے، وہ اسی وقت دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے ؎

گر گرفتارِ صفاتِ بد شدی
ہم تو دوزخ ہم عذابِ سرمدی

اگر کوئی کسی بری عادت میں، کسی گناہ میں مبتلا ہے تو مولانا رومی فرماتے ہیں کہ وہ خود دوزخ میں ہے، اسے دوزخ کی کیا ضرورت ہے، کہاں دوزخ تلاش کرنے جارہے ہو، اللہ کی نافرمانی خود دوزخ ہے۔ اگر ذرا سا بھی قلب سلیم ہو اور ذوقِ سلیم

ہواور دل پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوتو ہر گناہ سے اس کو مغزِ دماغ میں کھونٹا داخل ہوتا معلوم ہوگا جیسے کوئی دماغ میں کھونٹا داخل کررہا ہو، دل کو پاش پاش کررہا ہو، جس نے بھی کہا ہے کہ کاش ہم یہ گناہ کرلیتے ،ہمیں اس گناہ کا موقع مل جاتا، تو جب اس نے کہا اے کاش! تو دل ہوا پاش پاش یعنی دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

مفتی محمود حسن گنگوہی دامت برکاتہم نے مکہ شریف میں مجھ کوایک شعر سنایا تھا۔

پہلے اس نے مُس کہا پھر تَق کہا پھر بِل کہا
اس طرح ظالم نے مستقبل کے ٹکڑے کردیئے

دیکھو! اتنے بڑے عالم اور مفتی صاحب نے یہ شعر سنایا ہے، معلوم ہوا کہ ان ظالموں سے دور رہو، ان حسینوں سے دور رہو ورنہ یہ تمہارے مستقبل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے اور مستقبل چھوڑو حال بھی خراب ہوجائے گا، دل پر اسی وقت نقد عذاب آجائے گا، دل پر پریشانی آجائے گی، جس وقت گناہ کا زیرو پوائنٹ شروع ہوتا ہے یعنی انسان کسی گناہ کا نقطۂ آغاز کرتا ہے یعنی اللہ کی نافرمانی کی راہوں سے آنکھ کے کونے سے بھی کسی حسین کو دیکھتا ہے تو اسی وقت اس کے قلب کی حالت بگڑ جاتی ہے، اس کے دل کا سکون چھن جاتا ہے۔

اہل اللہ کی صحبت کے باوجود تقویٰ نہ ملنے کی وجہ

ایک دیوار کے ساتھ بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور دیوار نوّے درجہ کے زاویہ سے ذرا سی جھک جائے، سیدھی دیوار نوّے درجہ کے زاویہ پر ہوتی ہے، اگر ذرا سی بھی جھک جائے تو سارے انجینئر فیصلہ کرتے ہیں کہ اب اس بلڈنگ کی خیریت نہیں ہے، اس مکان کے رہنے والے سب بھاگ جائیں، کیونکہ یہ مکان گرنے والا ہے، دیوار کی استقامت یعنی اس کا سیدھا پن ختم ہوگیا ہے، تو دل جب تک اللہ کی طرف سیدھا رہتا ہے مستقیم ہوتا ہے، اللہ کی طرف رخ

رکھتا ہے تو وہ خود بھی چین سے ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی چین ملتا ہے اور جس کا دل غیر اللہ کی طرف ذرا سا جھک گیا، یہ خود بھی بدحواس ہوتا ہے اور اس کے پاس جو بیٹھیں گے ان کا بھی چین اڑ جائے گا، جو حواس باختہ کے ساتھ رہتا ہے، وہ خود بھی حواس باختہ ہوجاتا ہے، بے چینوں کے پاس بے چینی ملتی ہے اور چین والوں کے پاس چین ملتا ہے، جن کے دل اللہ کے تعلق سے چین میں ہیں، ان کے پاس بیٹھو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی ساری بے چینی دور ہوجائے گی۔ فریج میں گرم پانی کی بوتل رکھو تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہوجائے گی یا نہیں؟ اسی طرح جن کے دل اور دماغ گناہوں کی آگ میں جلنے سے گرم ہورہے ہیں تو اہل اللہ کی صحبت سے ان کو ٹھنڈک اور سکون مل جاتا ہے اور توفیق توبہ بھی نصیب ہوجاتی ہے، اگر کسی شخص کو اہل اللہ کی صحبت سے تقویٰ نہ ملے تو یہ مخلص نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ:

﴿وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۝﴾

(سورة التوبة، آية:۱۱۹)

جو اللہ والوں کے ساتھ رہتے ہیں ان کو تقویٰ کی حیات مل جاتی ہے، بس وہ پکا ارادہ کرلیں، جان کی بازی لگانے کا ارادہ کرلیں کہ ہمیں تقویٰ کی زندگی اختیار کرنی ہے، گناہ چھوڑنا ہے چاہے زندگی رہے یا نہ رہے۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقریر میں ایک شعر پڑھا کرتے تھے ؎

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں
اب تو اس دل کو ترے قابل بنانا ہے مجھے

اگر پکا ارادہ کرلو کہ ہمیں اللہ کو ناراض نہیں کرنا ہے، اللہ کی ناخوشی کی راہوں سے حرام خوشیوں کو امپورٹ نہیں کرنا ہے، درآمد نہیں کرنا ہے، استیراد نہیں کرنا ہے۔ میں نے تین زبانوں میں آپ کو سمجھایا۔ عربی، انگلش اور فارسی۔ درآمد فارسی، انگلش امپورٹ اور عربی اِسْتِیْرَادٌ یعنی کسی چیز کو باہر سے منگوانا۔ تو جو لوگ اللہ

کو ناخوش کر کے اپنا جی خوش کررہے ہیں، واللہ! یہ اپنے اوپر عذاب کی پیشکش کررہے ہیں، اپنے پیروں پر اپنے ہاتھوں سے کلہاڑی مار رہے ہیں، اگر میں ان کے سروں پر قرآن رکھ کے پوچھوں کہ بتاؤ کیا تم چین میں ہوتو وہ خود ہی یہ کہتے ہیں کہ ہائے چین تو نہیں ہے۔اس لئے اے خدا! ؎

یارِ شب را روزِ مہجوری مدہ

جن کو آپ نے اپنے قرب کا مزہ چکھایا، ان کو دوری کے عذاب سے بچایئے۔

تو میرے دوستو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے دنیاوالو! تم کہاں چین حاصل کررہے ہو، سینما میں، وی سی آر میں، حرام غذاؤں میں، دوسرے کی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کو بری نظر سے دیکھنے میں۔ یادرکھو! ہرگز چین نہیں پاؤ گے۔ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم کے استاد، حضرت حکیم الامت کے خلیفہ مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ شعر فرمایا؎

عشقِ بتاں میں اسعد کرتے ہو فکر راحت

دوزخ میں ڈھونڈتے ہو جنت کی خوابگاہیں

حسینوں کو دیکھ کر للچا للچا کر اپنے آرام کا انتظام کررہے ہو، ارے تم دوزخ میں جنت تلاش کررہے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال

جس سے اللہ ناراض ہو، واللہ! وہ چین نہیں پاسکتا، میں کتنی قسمیں کھاؤں۔ جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے، اس کو چین نہیں مل سکتا، چین کا خواب بھی نظر نہیں آئے گا، اور جس کے دل پر ان کے کرم کی نظر پڑ جائے وہ دل بادشاہوں سے زیادہ مست اور چین سے رہتا ہے اور جس سے اللہ کی نظر بدل جائے وہ جہاں

بھی جائے گا پریشان رہے گا ؎

نگاہِ اقرباء بدلی مزاجِ دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جب اللہ کی نظر بدل جاتی ہے تو بیوی کی نظر بھی بدل جاتی ہے، بچوں کی نظر بھی بدل جاتی ہے، جانور پالا ہے تو وہ بھی سرکش ہوجائے گا، سارے جہان سے پتھر اور گالیاں ملیں گی، سارے جہان سے ذلت وخواری ملے گی، ہر طرف سے کتے بھونکیں گے، ہر طرف سے عذاب بارش کی طرح برسے گا۔

اور جس کے دل پر اللہ کی رحمت کی نظر پڑ جائے وہ دل ایسا چین پاتا ہے کہ سلاطین کو بھی للکارتا ہے، رومانٹک دنیا اس چین کو کیا جانے، یہ تو پاگل خانہ جانے کے قابل ہے، ان کو یہ چین کہاں نصیب، یہ تو نیند کے لئے ویلیم فائف، خواب آور گولیوں کے محتاج ہیں، جنہوں نے غیر اللہ سے دل لگا رکھا ہے، ان کو چین تو نصیب ہے ہی نہیں، نیند سے بھی محروم ہیں، یہ ظالم کیا جانیں کہ چین کس کا نام ہے۔ دیکھو! چین کس کو ملتا ہے۔ اس پر میرا شعر سنئے ؎

جس طرف کو رخ کیا تو نے گلستاں ہوگیا
تو نے رخ پھیرا جدھر سے وہ بیاباں ہوگیا

اللہ نے جس دل کو پیار سے دیکھ لیا وہ باغ و بہار ہوگیا اور اللہ جس سے ناراض ہوگیا، جیسے ہی گناہ کا زیرو پوائنٹ، گناہ کا نقطۂ آغاز ہوتا ہے وہیں سے اللہ کی نظر بدل جاتی ہے کہ یہ ظالم گناہوں کے مقدمات کو شروع کررہا ہے۔

آنکھوں کا زنا

ایک تو گناہ کرنا ہے، ایک گناہ سے پہلے کچھ سیڑھیاں ہوتی ہیں، جیسے زِنا کی سیڑھی آنکھوں کا غلط استعمال کرنا ہے، لوگ بدنظری کو معمولی گناہ سمجھتے ہیں

حالانکہ بخاری شریف کی حدیث ہے، سیّد الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! کسی کی ماں، بیٹی، بہن کو مت دیکھو:

((زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ))

(صحیح البخاری (قدیمی)، کتاب الاستیذان، ج:۲،ص:۹۲۳)

یہ آنکھوں کا زِنا ہے، یہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی آنکھوں کا غلط استعمال کررہا ہے، چاہے عورت ہو یا مرد، اگر عورت کسی غیر مرد کو دیکھتی ہے یا مرد کسی عورت کو دیکھتا ہے اور ٹیلی ویژن بھی اسی وجہ سے حرام ہے کہ ٹیلی ویژن میں عورتوں کو غیر مرد نظر آتے ہیں اور مردوں کو غیر عورتیں نظر آتی ہیں، مردوں کا اپنی بیوی کے علاوہ غیر عورتوں کو دیکھنا حرام ہے، اسی طرح عورتیں ٹیلی ویژن پر کرکٹ میچ دیکھ رہی ہیں، محمد علی کلے کی باکسنگ دیکھ رہی ہیں اور بعضوں کی ران بھی کھلی ہوتی ہے اور ٹانگ بھی کھلی ہوتی ہے بلکہ خالی لنگوٹ والوں کی کُشتیاں بھی عورتیں دیکھ رہی ہیں۔ اللہ اپنے غضب سے بچائے، کتنی بڑی گناہ کی بات ہے، آج ٹیلی ویژن کی خباثت سے گھروں میں اخلاق خراب ہورہے ہیں، بھائی بہن کے اخلاق خراب ہورہے ہیں، وہیں بیٹی بھی بیٹھی ہے ابّا بھی بیٹھے ہیں اور نہایت بے ہودہ فلمیں دیکھ رہے ہیں، یہ کیا ہے؟ اللہ کی رحمت ہے کہ ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ کسی وقت بھی جو عذاب آجائے کم ہے، ہمارے گناہ اتنے زیادہ بڑھتے جارہے ہیں۔

ذکر واذکار کی کثرت نہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا مطلوب ہے

تو دوستو! اس لئے عرض کرتا ہوں کہ چاہے آپ وظیفہ کم پڑھیں، نفلیں کم پڑھیں لیکن اللہ کے لئے، کسی نافرمانی میں ابتلاء مت ہونے دو، کوشش کرو کہ ایک سیکنڈ بھی، ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذرے، پھر دیکھو جنت کس کا نام ہے، ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذارو اور ہر سانس کو اللہ کی

مرضی اور اس کی خوشی پر فدا کردو، زندگی کا حاصل یہی ہے۔ ؎

وہ مرے لمحات جو گذرے خدا کی یاد میں

بس وہی لمحات میری زیست کا حاصل رہے

زندگی کا حاصل وہ سانس ہے جو اللہ کی یاد میں گذر جائے، جو مناجات میں، ذکر اللہ میں گذر جائے، اللہ ایسی سانس اور ایسی زندگی سے بچائے جو ان کی نافرمانی میں گذرے۔ بتاؤ! ہماری آنکھ کس نے بنائی؟ اللہ نے۔ اور اس میں روشنی کس نے دی؟ اللہ نے۔ اگر خدا مادر زاد اندھا پیدا کرتا تب نظر اِدھر اُدھر ڈال سکتے تھے؟ اللہ کے احسان کا یہ شکر یہ ادا کر رہے ہو؟ لہٰذا ہر وقت یہ مراقبہ کرو کہ اللہ دیکھ رہا ہے، جب گناہ کے تقاضے بے چین کریں تو فوراً مراقبہ کرو کہ اللہ یہاں موجود ہے اور بے شمار نگاہوں سے ہم کو اس حالت میں دیکھ رہا ہے کہ یہ نالائق دل میں کیسے خبیث خیالات پکا رہا ہے، گناہوں کے کیا کیا تصور کر رہا ہے، اللہ کے سامنے ہمارا دل ایسا ہے جیسے ہم سورج کو دیکھتے ہیں، اس سے بھی زیادہ ہمارا دل ان کے سامنے رہتا ہے۔ اس لئے دل کی خیانت بھی حرام ہے، دل کے اندر بھی اللہ کی نافرمانی کے خیالات مت پکاؤ، نظر اور دل دونوں خیانتیں حرام ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالۡعِفَّۃَ کی عجیب شرح

بمبئی میں میرے شیخ نے اٹھائیس ڈاکٹروں کی مجلس میں مجھے فرمایا کہ تم ان ڈاکٹروں کے موضوع کے مطابق کوئی بیان کرو۔ میں نے اللہ سے دعا کی، اللہ پاک نے اسی وقت دل میں ڈال دیا۔ ڈاکٹروں کا موضوع کیا ہے؟ صحت اور تندرستی۔ لہٰذا میں نے وہی حدیث پڑھی کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالۡعِفَّۃَ وَالۡاَمَانَۃَ وَحُسۡنَ الۡخُلُقِ وَالرِّضَا بِالۡقَدَرِ))

(مشکوٰۃ المصابیح (قدیمی)، باب جامع الدعاء، ص۲۲۰)

امام الانبیاء ﷺ نے اللہ سے عرض کیا اے اللہ! میں آپ سے صحت مانگتا ہوں، آپ سے صحت وتندرستی کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے بعد وَالْعِفَّةَ مانگا اور ہم کو عفیف اور پاک دامن رکھیئے، پاک دامن اسے کہتے ہیں جو زنا، بدکاری اور شہوت کے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صحت کو عفت کے ساتھ بڑا تعلق ہے، جتنے زانی اور بدکار ہیں آپ ان کی صحت کو دیکھئے، ان کے چہروں کو دیکھئے تو چہروں پر بارہ بج رہے ہیں، آنکھیں اندر کو دھنس رہی ہیں، خاک اڑ رہی ہے، صحت خراب ہورہی ہے۔ تو تمام پیغمبروں کے سردار رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم کو صحت نصیب فرمائیے، پھر اس کے بعد عفت مانگی، معلوم ہوا کہ صحت کا عفت سے جوڑ ہے، جو جتنا پاک دامن ہوتا ہے، تقویٰ سے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی صحت کو سلامتی اور تحفظ دیتے ہیں۔ اور انسان عفیف اور پاک دامن کب رہے گا؟ اس کو تیسری دعا میں مانگا، دو دعائیں ہو چکی کہ اے اللہ! صحت دیجئے، عفیف رکھیئے، جو عفیف رہے گا اس کی صحت اچھی رہے گی، اس کے بعد وَالْاَمَانَةَ مانگا یعنی عفیف کب رہو گے؟ پاک دامن کب رہو گے؟ جب امانت ہوگی، اس لیے آپ ﷺ نے امانت مانگی یعنی اللہ ہماری آنکھوں کو امانت نصیب فرما اور دل کو امانت نصیب فرما۔

امانت کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ آنکھیں امانت دار ہوں اور دوسرے دل امانت دار ہو، اس کی دلیل قرآنِ پاک کی آیت ہے:

﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○﴾

(سورۃ الغافر آیۃ:۱۹)

اللہ تمہاری آنکھوں کی چوریوں کو جانتا ہے۔ جب تم آنکھوں سے خیانت کرتے ہو، پرائی ماں، بہن اور بیٹیوں کو دیکھتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ آنکھوں کی خیانت بدنظری سے ہوتی ہے اور آنکھوں کی امانت نظر کی حفاظت سے ہوتی ہے اور وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اور تمہارے سینوں

کے اندر جو برے برے خیالات پکتے ہیں اللہ ان کو بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دل پاک ہو اور آنکھیں پاک ہوں تو امانت حاصل ہو جائے گی تو ایسا شخص زنا میں مبتلا نہیں ہوسکتا اور ایسا ہی شخص عفیف رہے گا۔

اور آنکھیں پاک کب رہیں گی؟ دل کب پاک رہے گا؟ وہ اس کے بعد مانگا، وَ حُسْنَ الْخُلُقِ، جب اخلاق اچھے ہوں گے، جس پر شہوت کا غلبہ ہوگا، جس پر غصہ غالب ہو جائے گا، وہ ماں باپ کو بھی گالی دے دے گا، ماں باپ سے بھی لڑ جائے گا، پیر سے بھی لڑ جائے گا کہ ہم دوسرا پیر تلاش کریں گے، تم ہم کو اچھے نہیں لگتے، تم ہم کو کیوں ڈانٹتے ہو؟ تو پیر سے بھی غصہ سے بات کرے گا لہٰذا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے اچھے اخلاق کی درخواست کی۔

تو صحت کیسے ٹھیک رہے گی؟ جب عفیف رہو گے۔ عفیف کب رہو گے؟ جب امین رہو گے، بری نظر سے آنکھوں کو بچاؤ گے، گندے خیالات سے دل کو بچاؤ گے، اور امانت کب ملے گی؟ جب اخلاق اچھے ہوں گے۔ اور اچھے اخلاق کب ملیں گے؟ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ جب اپنی تقدیر پر راضی رہو گے، جیسی بیوی دے دی اس پر راضی رہو، جیسی اولاد دے دی، جیسا کاروبار دے دیا، اللہ چٹنی روٹی کھلائیں تو خوش رہو اور بریانی، شامی کباب کھلائیں تو بھی خوش رہو، دیکھو اپنی ماں چٹنی روٹی کھلائے اور ساری دنیا کی مائیں بریانی کھلائیں تو بچہ دوسری ماؤں کی بریانی سے کمزور ہوتا چلا جائے گا اور اپنی ماں چٹنی روٹی کھلائے گی تو اس سے تندرست رہے گا، اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے جو ملے، اس پر راضی رہو، ان شاء اللہ تعالیٰ اسی سے تندرست رہو گے، بریانی کھانے والوں کو دیکھا کہ ان کا معدہ خراب ہے، السر ہو رہا ہے اور چکنائی سے ان کا کولیسٹرول بڑھ رہا ہے، ڈاکٹر ان کو منع کر رہے ہیں کہ بریانی مت کھاؤ جبکہ بعض لوگ پیاز، روٹی، چٹنی کھا کر لال ہو رہے ہیں، ان کو خون نکلوانا پڑتا ہے، صحت اللہ کے قبضہ میں ہے۔

تو ان تمام نعمتوں کے بعد آخر میں ہے وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اے اللہ! اپنی تقدیر پر ہم کو راضی رکھیے، یہ بہت بڑی نعمت ہے، پھر جب انسان اپنی بیوی پر راضی رہے گا تو دوسری کو کیوں دیکھے گا؟ جب یہ کہے گا کہ اے اللہ! جو آپ نے دی یہ ہماری بیوی ہمارے لئے نعمت ہے، اب رہ گئے حسین تو ساری دنیا کی عورتیں لیلیٰ جیسی حسین نہیں ہیں ورنہ سب لوگ مجنوں ہو جاتے تو کاروبار کیسے چلتا۔ فرض کرو کہ ہر ایک کو ایک لیلیٰ مل گئی اور سب پاگل ہو گئے اور فیکٹری، کارخانہ اور ڈاکٹروں کا مطب سب خالی ہو گیا، معلوم ہوا کہ سب مجنوں یعنی پاگل ہو گئے۔ اس لئے شکر ادا کرو کہ اللہ نے سب عورتوں کو لیلیٰ نہیں بنایا ورنہ آج ساری دنیا مجنوں ہو جاتی۔ مجنوں، جنون سے ہے، جنون معنی پاگل۔

جنت میں مسلمان عورتوں کا حسن

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری ماں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں ہم مسلمان بیویاں زیادہ خوبصورت ہوں گی یا حوریں زیادہ حسین ہوں گی؟ دیکھو! کیسا پیارا سوال کیا، یہ سوال قیامت تک کی خواتین پر بڑا احسان ہے کیونکہ عورتیں سوچتی ہیں کہ جب ان مردوں کو حوریں مل جائیں گی تو جب یہ مرد یہاں بندر روڈ، صدر اور ایمپریس مارکیٹ سے گھر آتے ہیں تو ہماری طرف دیکھتے بھی نہیں کیونکہ کافی دیر تک ان کے دماغ پر انہی عورتوں کا نشہ چڑھا رہتا ہے جو سڑکوں پر بے پردہ پھر رہی ہیں، حدیث میں ہے کہ اللہ ایسی عورتوں پر لعنت کرے جو بے پردہ پھرتی ہیں اور ان کو دیکھنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہے، دونوں پر لعنت ہے، لعنت کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دوری، جو چہرے اللہ

کی رحمت سے دور ہیں، ان کے دل کہاں اللہ کی رحمت سے قریب ہوں گے۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کتنا عمدہ سوال کیا کہ جب جنت میں یہ مرد حوریں پا جائیں گے تو جن کا دنیا میں یہ حال ہے کہ زیادہ حسین عورت کو دیکھ کر اپنی بیوی کی قدر نہیں کرتے تو وہاں ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔

میرے ایک دوست بڑے رئیس، نواب اور بڑے زمیندار تھے، ان کے یہاں اولاد نہیں ہوئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں دوسری شادی کرلوں، شاید اس سے مجھے اولاد مل جائے، یہ دونوں میاں بیوی میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، تو بیوی نے کہا کہ ایک شرط ہے، آپ بے شک دوسری شادی کرلیں کیونکہ مجھ سے اولاد نہیں ہوئی، مجھے خوشی ہوگی کہ اللہ آپ کو اولاد دے دے لیکن میری ایک شرط ہے کہ وہ دوسری بیوی مجھ سے زیادہ حسین نہ ہو، اس نے پوچھا کہ کیوں؟ کہنے لگی کہ پھر تو تم مجھے ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھو گے۔ دیکھا آپ نے عورتوں کی غیرت!

لہٰذا اللہ تعالیٰ ہماری ماں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جنت میں ہماری یہ مسلمان عورتیں زیادہ حسین ہوں گی یا حوریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ! جنت میں مسلمان بیویاں حوروں سے زیادہ حسین کردی جائیں گی۔ لیجئے صاحب اور کیا چاہیے، آپ کیوں ان کو بھنگن سمجھ رہے ہیں، یہ ناک نقشہ کی ٹیڑھی جیسی بھی ہیں، ان کے ساتھ ہنسی خوشی بسر کرلو، جیسے لڈو ٹیڑھے میڑھے بھی اچھے ہوتے ہیں اور ان سے اللہ نے اولاد دی ہے، اگر کوئی بچہ قیامت کے دن آپ کی سفارش کردے تو کام بن گیا، کتنی عورتیں ایسی ہیں جن

کے چھوٹے بچے مر چکے ہیں، حدیث پاک میں ہے:

((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ، ...... قَالَ وَاِثْنَيْنِ، ...... قَالَ وَوَاحِدًا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ، فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ! اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ))

(قَالَ الْقَارِيُّ اَلسِّقْطُ هُوَ الْوَلَدُ السَّاقِطُ قَبْلَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ)

(مشکوٰۃ المصابیح (قدیمی)، کتاب الجنائز ص ۱۵۳)

جن کا بچہ بالغ ہونے سے پہلے پہلے یا پیدا ہونے سے پہلے انتقال کرجائے ایسے بچے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گے کہ اے اللہ! ہمارے ماں باپ کو جنت میں داخل کرو، ہم انہیں دوزخ میں نہیں جانے دیں گے، اور اللہ میاں کو ان کا جھگڑنا پسند آئے گا، تو ایسی خواتین جن کے ایک دو بچے انتقال کر گئے وہ ماں باپ کی بخشش کا سہارا بنیں گے۔ اگر یہ بیبیاں نہ ہوتیں تو یہ سہارے کہاں سے ملتے؟ اور اگر کسی کا بچہ حافظ ہوگیا تو اپنے خاندان کے دس ایسے افراد کو بخشوائے گا جن کے لئے دوزخ کا فیصلہ ہوجائے گا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ))

(سنن ابن ماجہ (قدیمی)؛ باب فضل من تعلم القرآن؛ ص ۱۹)

اللہ تعالیٰ خود اجازت دیں گے کہ اے حافظِ قرآن! تو اپنے خاندان والوں میں سے دس افراد جن کا میں نے جہنم کا فیصلہ کیا ہے، ان کا انتخاب کر کے ان کو جنت میں لے جا۔ تو آپ بھی اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بنایئے۔

اپنے خاندان کے علماء اور حافظ قرآن کا اکرام اور خدمت کا دائمی فائدہ

اسی لئے کہتا ہوں کہ اگر کسی کے خاندان میں کوئی بچہ حافظِ قرآن ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی عزت و اکرام کیا کرے کیونکہ قیامت کے دن اس کو اختیار ہوگا کہ تم دس آدمیوں کو منتخب کرلو، تو وہ کس کا انتخاب کرے گا؟ جو اس کی داڑھی کا مذاق اڑا رہے تھے، جو اس کو ملّا ملّا کہہ کر چھیڑ رہے تھے کہ او ملّا! تو حافظِ قرآن بن گیا، تجھے کیا ملا اور طعن و تشنیع اور اس کی برائی کر رہے تھے، تو ایسے لوگوں کو تو وہ ایک لات اور مارے گا اور جو اس کو مرنڈا پلائے گا، انڈا کھلائے گا اور کہے گا جناب حافظ صاحب! تشریف لایئے، اس کا اکرام کرے گا، اس دن وہ اس کو یاد کرے گا کہ بھئی! آپ دنیا میں میری عزت کرتے تھے، میرا خیال کرتے تھے۔ اس لئے کہتا ہوں کہ جن کے خاندان میں حافظِ قرآن ہو جائے اس کی سارا خاندان خوب عزت کرے تاکہ قیامت کے دن وہ تمہیں پہچان کر تمہاری سفارش کرے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مزاح مبارک

تو یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے، اس کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیجئے کہ اوّل تو جنت میں ہماری بیویوں میں سے کوئی بوڑھی نہیں ہوگی۔

((أَتَتْ عَجُوْزُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ اللهَ أَنْ يُّدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: يَاأُمَّ فُلَانٍ، إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ أَخْبِرُوْهَا أَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ))

(مرقاۃ المفاتیح (رشیدیہ)؛ کتاب الآداب؛ باب المزاح؛ ج۹ص۱۰۹)

حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک بڑھیا سے فرمایا کہ جنت میں کوئی بڑھیا نہیں

جائے گی، وہ بڑھیا رونے لگی، روتے ہوئے جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھی عورت کے جنت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ جوان کردی جائیں گی پھر جنت میں جائیں گی، اور بوڑھے بھی جوان کردیئے جائیں گے، سب کی عمر تیس تینتیس سال ہوگی اور یہاں دنیا کے تیس سال مراد نہیں ہے جن کی صحت خراب ہے، نزلہ ہے، تیس ہی سال میں ان کے بال سفید ہورہے ہیں، دنیاوی تیس سال مراد نہیں ہیں کیونکہ بعض لوگ تیس سال کے ہوتے ہوئے بھی بوڑھے لگتے ہیں، شاعر کہتا ہے ؎

طفلی گئی علامتِ پیری ہوئی عیاں
ہم منتظر ہی رہ گئے عہدِ شباب کے

بچپن کی نالائقیوں، بے اصولیوں اور بیماریوں سے بعضوں کی صحت اتنی خراب ہوجاتی ہے کہ وہ جوانی تو دیکھ ہی نہیں پاتے۔ اس لئے علامہ آلوسی کو اللہ جزائے خیر دے انہوں نے حدیث کے الفاظ کی شرح کردی کہ جنت کے تیس تنتیس سال سے مراد دنیاوی تیس سال نہیں ہیں۔

جنت میں کسی کے داڑھی نہیں ہوگی

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں جب لوگ داخل ہوں گے چاہے عورت ہو یا مرد وہ جُرْدًا مُرْدًا ہوں گے، مجرّد ہوں گے اور امرد ہوں گے یعنی ان کے چہرہ پر بال نہیں ہوں گے، داڑھی نہیں ہوگی لہٰذا اللہ کا حکم سمجھ کر داڑھی یہیں رکھ لو، ان شاء اللہ جنت میں جا کر ہمیشہ کے لئے داڑھی سے چھٹی پاجاؤ گے، بلیڈ کی ضرورت ہی نہیں ہوگی کیونکہ وہاں داڑھی نکلے ہی گی نہیں۔ جیسے اٹھارہ سال کا کوئی افغانی جوان ہوا یسے ہی وہاں سب کے سب جوان رہیں گے۔ اور جنتی مُکَحَّلِیْنَ ہوں گے، ان کی آنکھیں کجلائی ہوں گی یعنی آنکھوں میں

قدرتی طور پر کاجل لگا ہوا ہوگا، لگانا نہیں پڑے گا، قلوپطرہ کاجل تلاش نہیں کرنا پڑے گا اور بال صاف کرنے کے لیے ایمکس کریم کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کجلائی آنکھیں کیسی ہوتی ہیں، اگر سمجھ میں نہ آئے تو ہرن کی آنکھیں دیکھ لو، کیا ہرن کی آنکھ میں آپ نے قلوپطرہ کا جل لگایا ہے یا اللہ میاں نے اس کی آنکھیں کجلائی بنائی ہیں یعنی کاجل لگی ہوئی، ہر ہرن کی آنکھ کجلائی ہے، کَعَیْنِ الظَّبْیِ جیسے ہرن کی آنکھیں ہیں ایسے ہی ہر جنتی کی آنکھ ہوگی اور عمریں ان کی تیس اور تینتیس کی ہوں گی، جتنے بوڑھے بوڑھیاں سب جوان رہیں گے، وہاں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا، اس کی وجہ کیا ہے؟ وہاں سورج نہیں ہوگا، سورج نہیں ہوگا تو دن نہیں بنیں گے، جب دن نہیں بنیں گے تو ہفتہ نہیں ہوگا، ہفتہ نہیں ہوگا تو مہینہ نہیں ہوگا، مہینہ نہیں ہوگا تو سال نہیں بنے گا، تو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کون کتنے لاکھ سال کا ہے، ہر آدمی جوان اور تازہ دم رہے گا تو اللہ کا شکر ادا کرو۔

جنت میں مسلمان عورتوں کی حوروں پر افضلیت کی وجہ

تو اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو جنت میں حوروں سے زیادہ حسین کردے گا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، جنت کی حوروں نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں، مسلمان عورتوں نے روزے رکھے ہیں، جنت کی حوروں نے روزے نہیں رکھے، مسلمان عورتوں نے شوہر کی خدمت کی ہے، بال بچوں کی پرورش کی ہے، شوہر کی ڈانٹ ڈپٹ برداشت کی ہے اور حوروں نے یہ مجاہدے نہیں کیئے، پھر فرمایا:

((بِصَلَاتِہِنَّ وَصِیَامِہِنَّ وَعِبَادَتِہِنَّ اَلْبَسَ اللّٰہُ وُجُوْھَھُنَّ النُّوْرَ))

(تفسیر روح المعانی، ج ۲۷، ص ۱۷۹، مکتبہ رشیدیہ)

(رواہ الطبرانی و ابن جریر)

اللہ اپنی عبادت کا نور ان کے چہروں پر ڈال دے گا، اس مستزاد یعنی اضافی حسن سے ان کا حسن حوروں سے بڑھ جائے گا۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی رہو

اس لیے کہتا ہوں کہ تمہاری بیویاں جیسی بھی ہیں ان سے نباہ لو جیسے ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم کی چائے اچھی نہیں ہوتی لیکن جیسی ملتی ہے آپ پی لیتے ہیں، کہتے ہیں کہ گرم پانی ہی سہی، چائے کا رنگ نہیں ہے، مٹھاس بھی ٹھیک نہیں ہے، لیکن یہاں جیسی بھی ہے پی لو پھر گھر جا کر اچھی والی چائے پئیں گے۔ تو اللہ جس کو جیسی دنیا دے دے، جو چاہے کھلا دے، جو چاہے پہنا دے، جس حالت میں رکھے اس کی مرضی پر راضی رہو کیونکہ یہ دنیا بھی پلیٹ فارم ہے، مسافر خانہ ہے، بس اللہ کو راضی رکھو، عقلمند وہ ہے جو تعمیرِ وطن میں لگا ہوا اور اپنے اللہ کو راضی رکھتا ہو، پھر وہ چٹنی روٹی میں بھی خوش رہتا ہے، جو بندے اپنے اللہ کو خوش رکھتے ہیں وہ چٹنی روٹی میں، پھٹے پیوند کپڑے میں بھی اتنا خوش رہتے ہیں کہ اگر بادشاہوں کو ان کی خوشیوں کا تصور ہو جائے تو سلطنت چھوڑ کر جنگل بھاگ جائیں۔ خوشی پیدا کرنے والے کو جو خوش رکھتا ہے اس کی خوشی کے عالم کا کیا حال ہوگا۔

ہم نے دیکھا ہے ترے چاک گریبانوں کو
آتشِ غم سے چھلکتے ہوئے پیمانوں کو
ہم فدا کرنے کو ہیں دولتِ کونین ابھی
تو نے بخشا ہے جو غم ان پھٹے دامانوں کو

اے خدا! آپ نے اللہ والوں کو اپنی محبت کا جو غم دیا ہے، ہمارے سینوں کو اس کا ایک ذرّہ بھی عطا کر دے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بادشاہت بھول جائیں گے، سلطنت وسلاطین کے تخت وتاج ہماری نگاہوں سے گر جائیں گے۔

شاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے دردسا اکثر رہتا ہے
اوراہلِ صفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

اللہ والوں کے سینوں میں ایک نور کا دریا بہہ رہا ہے اور بادشاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے درد رہتا ہے اور اپوزیشن پارٹیوں سے ہروقت پریشان اور متفکر رہتے ہیں۔چین اگرکہیں ہےتو اللہ والوں کے پاس ہے اوران کے پاس کیوں ہے؟ اللہ کے ذِکر کے صدقہ میں اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آج اسی آیت پر بیان چل رہا ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں اے دنیا والو! چین کہاں تلاش کرتے ہو، چین تو ہماری یاد میں ہے، اسبابِ راحت ہوتے ہوئے بھی ہم تم کو بے چین کرنے پر قادر ہیں، ایئر کنڈیشن میں خودکشیاں ہورہی ہیں، ایئر کنڈیشن میں بیٹھ کر پستول چلادیا، پرچہ لکھ کر رکھ دیا کہ میں نے خود اپنے کو ختم کیا ہے۔

دنیا میں کبھی کسی ولی اللہ نے خودکشی نہیں کی

کانپور میں جواہر لال نہرو کے نام سے نہرو باغ ایک مسلمان کا باغ ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کانپور والوں سے پوچھا کہ دوستو! یہ بتاؤ کہ یہ نہرو باغ کس کا ہے؟ کہنے لگے کہ ایک مسلمان کا ہے۔تو پوچھا کہ مسلمان ہوکر یہ نام کیوں رکھا؟ سب خاموش رہے۔ایک دن حضرت اس باغ میں سیر وتفریح کے لئے تشریف لے گئے تو باغ کا مالک خود آگیا۔ حضرت نے پوچھا کہ تم نے باغ کا نام نہرو کے نام پر کیوں رکھا؟ اس نے کہا تاکہ مجھ پر ٹیکس کم لگے، ٹیکس بچانے کے لئے ان کا نام رکھ دیا شاید ان کو رحم آجائے اور وہ مجھ پر مہربانی کردیں۔ابھی حضرت وہیں تھے کہ ایک دن خبر آئی کہ اس نے خودکشی کرلی۔حضرت نے پوچھا کیوں؟ بتایا کہ پستول سے اپنے آپ کو مارنے سے پہلے ایک پرچہ لکھ کر رکھ دیا تاکہ پولیس کسی کو گرفتار نہ کرے کہ میں خود اپنے پر فائر کررہا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھ پر حکومتِ ہند نے

بہت زیادہ ٹیکس لگا دیا ہے، جس کو میں برداشت نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر یہ شخص اللہ والوں کی صحبت میں ہوتا، اللہ کا نام لیتا تو زمین و آسمان گواہ ہیں کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے، زمین و آسمان بنے ہیں، کسی ولی اللہ نے خودکشی نہیں کی کیونکہ اللہ کا سہارا ان کے دل پر ہوتا ہے۔

حوادث کے وقت اولیاء اللہ کے صبر و ضبط کا سبب

دیوبند میں جب ہیضہ پھیلا تو مولانا یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں سات جنازے رکھے ہوئے تھے جس میں ان کے جوان بیٹے کا جنازہ بھی تھا لیکن انہوں نے خودکشی نہیں کی، بقرعید کا دن تھا، ان کے بیٹے پر نزع کا عالم طاری تھا انہوں نے فرمایا کہ جاؤ، اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور عید کی نماز پڑھانے چلے گئے، یہ بھی نہیں کہا کہ میں آج عید کی نماز پڑھانے کے قابل نہیں ہوں، امامت کے قابل نہیں ہوں، آج نماز کوئی اور آدمی پڑھا دے، یہ صبر و ضبط اللہ اپنے عاشقوں کو دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی تفسیر ہے کہ فرشتے اللہ والوں کے دل پر اترتے ہیں۔ حکیم الامت مجدد ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے دلوں پر حوادث کے وقت بھی فرشتے اترتے ہیں، جو اللہ کو خوش رکھتے ہیں تو اگر ان کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو ان کے دلوں کو فرشتے سہارا دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ والے گھبرا کر کبھی خودکشی نہیں کرتے اور نہ ہی کبھی بدحواس ہوتے ہیں، ان کے آنسو تو نکلتے ہیں لیکن بزبانِ حال یا بزبانِ قال جگر کے استاد اصغر گونڈی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر بھی پڑھتے ہیں ؎

خوشا حوادثِ پیہم، خوشا یہ اشکِ رواں
جو غم کے ساتھ ہو تم بھی تو غم کا کیا غم ہے

یہ تو اصغر گونڈوی کا شعر ہے اور اسی مضمون کا میرا بھی ایک شعر ہے ؎

زندگی پُر کیف پائی گرچہ دل پُر غم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا غم مل جاتا ہے تو اس بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

ترے غم کی جو مجھ کو دولت ملے
غمِ دو جہاں سے فراغت ملے

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایک ذرّہ کی انمول قیمت

اللہ کا غم معمولی بات نہیں ہے، اللہ کی محبت کے ایک ذرّہ کی قیمت آسمان و زمین بھی ادا نہیں کرسکتے، سورج اور چاند بھی ادا نہیں کرسکتے، بادشاہ بے چارے اس کو کیا جانیں۔ اللہ کی محبت کا درد ملتا ہے نبیوں کو، اللہ کے اولیاء اور دوستوں کو اور اس کے دوستوں کے ساتھ جو رہتے ہیں ان کو بھی اللہ اپنی محبت کا درد دیتا ہے۔ خانقاہ کا یہ اجتماع اسی لئے ہوتا ہے، اس میں اللہ کے کئی نیک بندے ایسے آتے ہیں جن سے اللہ کی رحمت مل جاتی ہے، ہر آدمی دوسرے کے لئے یہ سوچے، میں آپ لوگوں کے لئے سوچتا ہوں، جیسے حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پردادا پیر، مہاجر مکی، شیخ العرب والعجم، فرمایا کرتے تھے کہ جب میرے پاس کوئی اللہ کے لئے آتا ہے، اللہ کی محبت سیکھنے آتا ہے تو میں اس کے قدموں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔

اہل اللہ سے ملاقات کی فضیلت

آہ! دنیا والے کیا سمجھتے ہیں کہ پیر صاحب کا دماغ بڑا اونچا ہوگا، تمہیں کیا معلوم کہ وہ اپنے کو کیا سمجھتے ہیں۔ دیکھو! ہمارے پردادا کی کیسی تعلیم ہے۔

لہٰذا ہر شخص دوسرے کے لئے یہی سمجھے کہ اتنا بڑا مجمع اللہ کے لئے آیا ہے اور ایک ایک شخص کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے آئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ:

((اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ))

(مشکوٰۃ المصابیح (قدیمی)، کتاب الآداب، باب الحب فی اللہ، ص۴۲۶)

جب کوئی اللہ کے لئے کسی سے ملنے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ گنہگار انسان کی خدمت میں ستر ہزار فرشتے کیوں لگے ہوئے ہیں؟ اس لئے کہ وہ اللہ کے لئے جارہا ہے، اللہ والا سمجھ کر جارہا ہے۔ اور کیا دعا کرتے ہیں؟ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ اَیْ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ راستے بھر اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں، ستر ہزار فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کے گناہوں کو معاف کردے کیونکہ یہ آپ کے لئے ایک بندہ کو اللہ والا سمجھ کر جارہا ہے۔ اس کے نیک گمان کی برکت سے رحمت ہوجاتی ہے اور جب وہ اس اللہ والے سے مصافحہ کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے مل کر دوسری دعا یہ دیتے ہیں رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ اَیْ لِاَجْلِکَ اے اللہ! یہ آپ کے لئے مل رہا ہے، آپ کے لئے مصافحہ کررہا ہے، فَصِلْہُ پس اس کو اپنے سے ملالے، اپنا بنالے، اے اللہ! یہ تیرے لئے مصافحہ کررہا ہے، اس کے ہاتھ آپ کے لئے ملاقات کررہے ہیں، لہٰذا تو اس کو اپنا وصل، اپنا قرب دے دے، اپنے سے ملالے۔ یہ حدیث دکھانا میرے ذمہ ہے، اگر کسی صاحب کو شوق ہو تو خانقاہ میں تشریف لائیں، میں یہ حدیث دکھادوں گا، ہر دلیل دکھانا میرے ذمہ ہے۔

اب آپ بتائیں جتنے آدمی آئے ہیں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے آئے ہیں، اسی لئے تجربہ کی بات ہے کہ جو اللہ والوں کی صحبت میں جاتے ہیں تو کچھ ہی دن کے بعد ان کے حالات بدلنے لگتے ہیں۔ حکیم الامت

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم سے کوئی پوچھے کہ اللہ والوں کے پاس جا کر تم کو کیا ملا تو کیا جواب دو گے؟ اس کا جواب خواجہ عزیز الحسن مجذوب حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت ہی پیارے خلیفہ، جن سے بڑے بڑے علماء بیعت تھے، حالانکہ وہ عالم نہیں تھے لیکن اللہ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچایا، انہوں نے جب یہ مقام پایا تو حکیم الامت کو خطاب کر کے یہ شعر پڑھا ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

ایک بزرگ بھیکا شاہ اپنے مرشد شاہ ابوالمعالی کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

کاگا سے ہنس کیو اور کرت نہ لاگی بار
بھیکا معالی پہ واریاں دن میں سو سو بار

اے میرے پیر و مرشد شاہ ابوالمعالی! میں کوّا تھا، گو کھاتا تھا یعنی گناہ کرتا تھا لیکن آپ نے اپنی صحبت کے صدقہ میں ہم کو ہنس بنا دیا، ہنس وہ چڑیا ہے جو موتی چگتی ہے، گو نہیں کھاتی یعنی میں اب گناہ نہیں کرتا، تو آپ نے ہم کو کاگا سے ہنس بنا دیا اور اس فیض یعنی تبدیلی میں دیر بھی نہیں لگی، اے بھیکا! تیری جان شیخ و مرشد پر دن میں سو سو دفعہ قربان ہو جائے۔

مرید کو شیخ سے بقدرِ محبت فیض ہوتا ہے

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جس کو اپنے مرشد سے جتنی محبت ہو گی اتنا ہی اس کو فیض ملے گا۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب میں لکھتے ہیں کہ جس کو اپنے پیر سے جتنا زیادہ حسنِ ظن ہو گا، جتنی محبت ہو گی اتنی ہی زیادہ اس پر رحمت برستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی نصیب کرے اور اختر کو بھی توفیق دے کہ شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم پر اپنی جان فدا کرے اور

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کو پہچاننے کی عقل دے دے کیونکہ بعض اوقات لوگ اللہ والوں کو نہیں پہچانتے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو اللہ نور سے بھر دے، کیا عمدہ مثال دی، فرماتے ہیں کہ ایک اندھی بڑھیا تھی، ایک بازِ شاہی اس کے ہاتھ آ گیا، اس نے جلدی سے قینچی منگائی اور اس کے ناخن کاٹنے لگی کہ ہائے ہائے کیسا یتیم ہے! کسی نے اس کا ناخن بھی نہیں کاٹا۔ حالانکہ سارا ہنر تو اس کا ناخن تھا جس سے وہ شکار کرتا تھا۔ تو مولانا رومی فرماتے ہیں کہ بعض بندوں کی روحیں، بعض انسانوں کی روحیں مثل اندھی بڑھیا کے ہیں، وہ اللہ والوں کو نہیں پہچانتے، اپنے گمان کے مطابق ان سے بدگمانی کرتے رہتے ہیں۔ اے خدا! ہمیں اندھی بڑھیا بننے سے بچا اور وہ آنکھیں عطا فرما کہ ہم اللہ والوں کو پہچان لیں، خاص کر میں اپنے شیخ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب کا جو درجہ آپ کے یہاں ہو وہ ہمارے دلوں پر منکشف کر دے، ہم اندھی بڑھیا کی طرح کہیں ان کی ناقدری نہ کر لیں، یہ اللہ والے باز شاہی ہیں، ان کی قدر کی ہمیں توفیق عطا کر دے، اگر ہم اس اندھی بڑھیا کی طرح اللہ والوں کو نہیں پہچانیں گے تو ہم ان کی قدر بھی نہیں کریں گے، جب پہچان نہیں ہوگی تو قدر کہاں سے ہوگی؟ ایک بچہ، بے وقوف کے پاس ایک لاکھ کا موتی تھا، ایک آدمی نے اسے لڈو دکھایا تو اس نے لڈو لے لیا اور موتی دے دیا۔ تو ہم لوگ اللہ والوں کو دنیا کے لڈو کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں، کسی نے دنیا کا لڈو دِکھایا کہ چلو کچھ پارٹ ٹائم کام کرو، کہاں خانقاہ جا رہے ہو، کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی؟ ذرا سی دنیا ملی اور ہم نے اس لڈو کی وجہ سے موتی چھوڑ دیا۔

اللہ کی تلاش میں بے چین رہنے کی تلقین

ہمارا حال تو ایسا ہے جیسے تین چار سال کے ایک بچہ کو ایک ہزار کا نوٹ دے دو، اس کے بعد اس کو ٹافی دِکھاؤ اور پوچھو کہ کیا لے گا؟ تو وہ ٹافی لے گا حالانکہ ہزار کے نوٹ کے سامنے ٹافی کی کیا حقیقت ہے۔ بس یہی حال ہمارا ہے کہ شیطان نے ذرا ہمیں عورتوں کا مزہ، وی سی آر کا مزہ، سینما کا مزہ اور گناہوں کے لڈو کا مزہ دِکھایا تو ہم اللہ کے قرب کے موتی کو بھول جاتے ہیں۔ ارے! کب تک نابالغ رہو گے؟ کب تک نابالغ بچوں کی طرح اللہ کی عظمتوں کو پامال کرتے رہو گے؟ اب بڈھے ہوگئے ہو، بال سفید ہوگئے، اب تو بالغ بنو، کب تک نابالغ رہو گے، نابالغ ہی قبروں میں چلے جاؤ گے۔ اللہ کی عظمتوں کو پہچانو۔ ان شاء اللہ، جو آپ کا مقصد ہے، مزہ، تو دنیا کے تمام مزوں کی روح آپ کو مل جائے گی، جو اللہ کو راضی کرتا ہے، اللہ بے شمار مزے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

اہل اللہ کی صحبت میں نفع کا مدار اخلاص پر ہے

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو چین ملتا ہے لیکن جن کو ابھی اللہ کی یاد کی توفیق نہیں ہے تو وہ اس آیت پر ایمان لانے کے لئے اللہ کا ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھ کر دیکھیں ان کو کتنا چین ملتا ہے۔ آپ تجربہ کرنے کے لیے دس دن مالداروں کے پاس رہ لیں، دس دن بادشاہوں کے پاس رہ لیں اور دس دن رومانٹک دنیا والوں کے پاس رہ لیں، پھر دس دن کسی اللہ والے کے پاس رہ لیں، اور دیکھیں کہ چین کس کے پاس ہے؟ تو چین اللہ کے ذکر کی برکت سے ملتا ہے، لیکن ذکر کی توفیق کب ہوتی ہے؟ اللہ والوں کی صحبت سے۔ اللہ والوں کے پاس بیٹھو تو آپ کو اللہ کی یاد کی توفیق مل جائے گی،

گناہ چھوڑنے کی توفیق مل جائے گی، بشرطیکہ آپ مخلص ہوں، خانقاہ میں اخلاص سے آئے ہوں، خالی ٹائم پاس کرنے کے لئے نہ آئیں۔ ایک شعر کہتا ہوں، لیکن یہ مت سمجھنا کہ یہ میر صاحب کے بارے میں ہے، میر میرا ایک تکیہ کلام ہے، یہ میر صاحب مراد نہیں ہیں ؎

گل رخوں سے تنگ آکر میر
ایک پیر کی ٹانگ دبایا کرتے ہیں

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب بتوں نے ستایا تب خانقاہ کی یاد آئے بلکہ آپ اللہ کے لئے آیئے اور اللہ والا بننے کے لئے فکر کیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ چند دن میں حالات بدل جائیں گے، اختر کچھ نہیں ہے، لیکن میری اللہ والوں کی غلامی سے آپ انکار نہیں کرسکتے، اتنا تو دنیا جانتی ہے، سارے علمائے پاکستان جانتے ہیں کہ اختر نے شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اٹھائی، مولانا شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کی صحبت اٹھائی اور مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کی صحبت اٹھائی، اب ان اللہ والوں کو کہاں تلاش کرو گے؟ جب گیہوں نہیں پاؤ تو بھوسی کو غنیمت سمجھو، جب پانی نہ ملے تو تیمم کرلو، اس سے بھی نماز ہوجائے گی، اب تمہاری عقل کا فیصلہ ہے کہ تم مجھے مٹی کا ڈھیلا سمجھتے ہو یا کیا سمجھتے ہو، میرا کام یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے اپنے کو ڈھیلا ہی سمجھوں گا لیکن آپ اپنا کام کیجئے۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے دین کا کوئی خادم اپنے کو تواضع سے کچھ نہ سمجھے اور کہہ دے کہ میں کچھ نہیں ہوں تو تم ایسی بیوقوفی نہ کرنا کہ یہ کہنے لگو کہ ارے! جب یہ خود کہہ رہے ہیں کہ یہ کچھ نہیں تو ان کے پاس سے بھاگو، یہاں کیا ملے گا۔

ایک مرتبہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوستو! میں کچھ نہیں ہوں، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو جو یہ کہے میرے پاس کچھ نہیں ہے، سمجھ لو کہ اس

کے پاس سب کچھ ہے اور جو یہ کہے کہ میرے پاس سب کچھ ہے تو سمجھ لو کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے، یہ زیرو بٹا زیرو ہے۔

فتنہ وحوادث سے بچنے کا وظیفہ

آج آپ کو مفت میں دعاؤں کا خزانہ دے رہا ہوں، یہ آپ کو مفت میں ملے گا، آج کل کے زمانہ میں قتل وخون، ڈاکہ اور طرح طرح کی مصیبتیں آرہی ہیں۔ اس لئے میں نے ایک دوست سے کہا ان دعاؤں کی فوٹو کاپی کروالو، آج آپ کو خیریت سے رہنے کی تین دعائیں بتا رہا ہوں، نمبر ایک: صبح شام تین تین مرتبہ تینوں قل بِسْمِ اللہ شریف کے ساتھ پڑھ لیں یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ سید الانبیاء ﷺ کی بشارت ہے کہ جو اس کو پڑھے گا کوئی مخلوق اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

انڈیا کے گاؤں میں ایک مدرسہ تھا، اس مدرسہ کے مولوی صاحب کے دو دشمن آئے، ایک کے پاس چاقو تھا اور دوسرے کے پاس پستول، دونوں اس کو مارنے والے تھے، کبھی اللہ والوں کے بھی دشمن ہو جاتے ہیں، تو ایک نے کہا کہ پہلے تم چاقو مارو، دوسرے نے کہا کہ پہلے تم پستول چلاؤ، اب دونوں میں لڑائی ہوگئی، آخر میں دونوں بھاگ گئے۔ تو انہوں نے میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب کو بتایا کہ حضرت! آپ نے جو وظیفہ بتایا تھا آج اس کی کھلی ہوئی کرامت دیکھی ہے کہ دو دشمن مجھے مارنے آئے اور آپس میں لڑکر چلے گئے۔

تو یہ وظیفہ ایسی زبردست چیز ہے۔ حضور ﷺ کے مبارک الفاظ ہیں کہ:

((قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ))

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، ص:۱۸۸)

یہ وظیفہ تمہارے لئے ہر چیز کے لئے کافی ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مرقاۃ جلد نمبر ۵ صفحہ ۵۵ (مکتبہ رشیدیہ) پر نقل کیا ہے کہ أَیْ تَکْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ أَوْ مِنْ كُلِّ وِرْدٍ یعنی یہ عمل ہر شر سے حفاظت کے لئے کافی ہے خواہ کوئی شر ہو، سانپ کا شر، بچھو کا شر، پڑوسی کا شر، جنات کا شر، آسیب کا شر، کسی قسم کا ڈاکا اور قتل کرنے والوں کا شر سب سے محفوظ رہو گے، ان شاء اللہ تعالیٰ، اور اگر کوئی دوسرا وظیفہ نہ پڑھ سکے تو یہ ورد تمام وظائف سے بے نیاز کر دے گا۔

بقائے نعمت وعافیت کی دعا مع تشریح

تو ایک خزانہ کی دعا میں نے بتادی، دوسرے خزانہ کی دعا ہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ))

(صحیح مسلم (قدیمی)، کتاب الذکر والدعا، باب اکثر اھل الجنۃ الفقرآء، ج:۲، ص:۳۵۲)

مسلم شریف کی روایت ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ تیری دی ہوئی نعمت ہم سے چھن جائے۔ جیسے کسی کی گاڑی چھن گئی، اسی ہفتہ میرے ایک بہت ہی قریبی دوست کی نئی شاندار کار میں ڈرائیور اس کے بچوں کو لے کر اسکول جا رہا تھا کہ ایک ڈاکو آیا اور اس کو پستول دِکھا کر موٹر لے کر بھاگ گیا، اب وہ گاڑی تلاش کر رہا ہے، تین چار دن ہوگئے ابھی تک نہیں ملی، تو یہ کیا بات ہے؟ یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے، اگر ہم یہ دعا سُکھ میں پڑھتے، اگر ہم سُکھ میں اللہ کو یاد کرتے تو کاہے کو دُکھ ہوتا، یہ حدیث ہے کہ جو سُکھ میں خدا کو یاد رکھتا ہے دکھ میں خدا اس کو یاد رکھتا ہے۔

دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پیاری دعا سکھا رہے ہیں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں کہ میری کوئی نعمت زائل

ہو جائے، تو بتاؤ موٹر کیسے چھنے گی۔ لہٰذا یقین کے ساتھ اس دعا کو صبح شام پڑھو، آفٹر فجر اینڈ آفٹر مغرب (After Fajr & After Maghrib) یعنی فجر اور مغرب کے بعد، آپ لوگوں کا دل خوش کرنے کے لئے انگریزی بولتا ہوں، یہ نہ سمجھنا کہ مجھے انگریزی سے کوئی خاص محبت ہے لیکن یہ بھی اللہ کی زبان ہے، کیا انگریز اسلام لا کر ولی اللہ نہیں ہوسکتا؟ پھر وہ اللہ میاں سے دعا مانگے گا تو انگریزی ہی میں مانگے گا، اللہ میاں سے کہے گا آئی ڈونٹ نو (I don't know) ہم کچھ نہیں جانتے، ہم تو آپ سے لے کر رہیں گے، تو وہ اللہ سے انگریزی زبان ہی میں مانگے گا، ہر زبان والا اللہ سے اپنی زبان میں مانگے گا، ہر زبان اللہ ہی کی بنائی ہوئی ہے۔

اور آگے ہے وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ اور میری عافیت بلاؤں سے نہ بدل جائے، ہم جو سر سے پیر تک آرام سے ہیں تو اے اللہ! ہماری عافیت کو کسی بلا سے نہ بدل دیجئے، مطلب یہ کہ خیریت سے سوئے مگر جب صبح اٹھے تو معلوم ہوا کہ گردے میں پتھری ہے، پیشاب بند ہے، بلڈ پریشر ہو رہا ہے، معدہ میں السر ہے، تو ان ساری بلاؤں سے بچنے کے لئے یہ کیسی پیاری دعا ہے۔

اس کے بعد ہے وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ اور اچانک مصیبت آجانے سے بچا، خیریت سے جا رہے ہیں کہ اچانک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ٹنڈو جام میں چھ فٹ کے بڑے تگڑے عالم میرے دوست تھے، حیدر آباد میں بس سے اتر رہے تھے کہ ایک تیز رفتار رکشہ ان کے اوپر چڑھ گیا، ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور چھ ماہ کے بعد ختم ہو گئے، تو اچانک مصیبت آئی یا نہیں؟ اسی لیے حضور ﷺ سکھا رہے ہیں کہ یہ دعا مانگو کہ اے اللہ! اچانک مصیبت آجانے سے ہم کو پناہ نصیب فرما۔

آخر میں ہے وَجَمِيعِ سَخَطِكَ اللہ اپنے ہر غضب اور ہر ناراضگی

سے بچا۔ جب اللہ کی ناراضگی سے بچو گے تو ناراضگی والے اعمال سے بھی اللہ بچائیں گے۔ تو اس دعا میں چار نعمتیں مانگی گئی ہیں، نمبر ایک، اے اللہ! ہم نعمتوں کے چھن جانے سے پناہ مانگتے ہیں، اس میں موٹر کا بھی خیال کرلو، جن کے پاس موٹر ہو پجارو ہو یا کوئی بھی ہو تو اللہ سے کہو کہ اے اللہ! آپ ہماری نعمتوں کے چھن جانے سے ہم کو بچائیے، میری کوئی نعمت آپ مجھ سے نہ چھینئے، چاہے موٹر ہو یا تندرستی ہو یا بیوی بچوں کی دین داری ہو کہ ہماری کوئی اولاد بددین نہ ہوجائے، فاسق فاجر نہ ہوجائے، اللہ سے یہ بھی مانگو۔ نمبر دو، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ اور میری عافیت کہیں بلا سے نہ بدل جائے، رات کو آپ آرام سے ہیں، صبح معلوم ہوا بلڈ کینسر ہوگیا یا ہڈی میں کینسر ہوگیا، اب سارا خون بدلا جارہا ہے، کراچی کا اٹھارہ سال کا نوجوان علاج کے لیے لندن میں ہے، اس کی ہڈی کے مغز میں کینسر ہوگیا، ساری ہڈی کا گودا مشین سے نکالا جاتا ہے، دوسرا گودا بکری کا ڈالا جاتا ہے، کمزور ہوتا جارہا ہے، نو لاکھ روپے خرچ ہوچکے ہیں لیکن ابھی تک صحت نہیں ہوئی۔

ہم آپ کی صحت و عافیت کے لئے مفت میں یہ دعا بتا رہے ہیں، آپ کو تو مفت میں مل رہا ہے لیکن یہ نہ سمجھنا کہ مفت کا آیا ہے، خون پسینہ میرا لگا ہے اور مال کسی اور کا لگا ہے، کسی کی مشین لگی ہے کسی کا کاغذ لگا ہے، اس کی قدر کرنا پھینک مت دینا، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ اور عافیت کو بلاؤں سے بدل جانے سے اللہ پناہ میں رکھے۔ اور کسی گناہ میں ابتلا ہونا بھی اسی میں داخل ہے، ایک شخص تقویٰ سے رہتا ہے اچانک گناہ کرلیتا ہے، تو اس کی یہ عافیت بھی بلا سے چھن گئی، اللہ کی نافرمانی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بلا نہیں ہے اور دوسری بلاؤں پر تو اجر بھی ملتا ہے لیکن اس بلا پر تو ڈنڈا ہی ڈنڈا ہے، اللہ کا غضب اور سخت عذاب نازل ہوتا ہے۔

نمبر تین، وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ اچانک مصیبت کے آجانے سے اللہ

بچائیے۔اچانک مصیبت کیا ہے؟ مثلاًا یکسیڈنٹ ہو گیا، کار بھی گئی اور کار والا بھی چٹنی بن گیا۔ میرے تین دوست صبح آٹھ بجے کراچی سے میر پور خاص تفریح کرنے جارہے تھے کہ میر پور خاص سے آنے والی بس ان کی کار پر چڑھ گئی، کار تو بالکل چٹنی ہوگئی لیکن مولانا اشرف، جو اگلی سیٹ پہ تھے، بچ گئے اور باقی دو موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے، ان کو کیا پتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے، وہ تو تفریح کرنے،آب وہوابدلنے جارہے تھےلیکن کہیں سے کہیں چلے گئے،ملک بدل گیا۔ میں نے اس کار کو بعد میں دیکھا، بالکل چٹنی بن گئی تھی، چپٹی ہوگئی تھی،تو میں نے مولانا اشرف سے پوچھا کہ تم کیسے بچ گئے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے دو لمبے اور موٹے موٹے ہاتھ محسوس ہوئے جن میں ٹھنڈک اتنی تھی کہ ایک مہینہ تک اس کی ٹھنڈک نہیں گئی،ان ہاتھوں نے مجھے پکڑ کر باہر پھینک دیااور میں بچ گیا۔وہ فرشتے تھے، فرشتے ہی ٹھنڈے ہوتے ہیں، ان ہی کے ہاتھ ٹھنڈے ہوتے ہیں کیونکہ وہ نورانی مخلوق ہیں،نور سے پیدا ہوئے ہیں،نور ٹھنڈا ہوتا ہےاور نار گرم ہوتی ہے،شہوت کی آگ بڑی گرم ہوتی ہے، جولوگ گناہوں میں مشغول ہیں، گناہوں کے خیالات کی اسکیم بنارہے ہیں اور اس اسکیم سے گناہوں کی آئسکریم کھارہے ہیں، دنیا میں جتنے گنہگار ہیں ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر دیکھوتو گرم معلوم ہوگا،لیکن کسی اللہ والے کا سر ذکر اللہ سے گرم ہو گیا ہوتو یہ نہ سمجھنا،اچھا!(Tit for Tat) کیونکہ ذکر سے بھی گرمی آجاتی ہے۔

اس پر ایک واقعہ یاد آیا۔ایک ہندو بنیے کے پاس ایک طوطا تھا،ایک دن ایک بلی طوطے کی طرف لپکی،طوطا جان بچانے کے لیے پھڑ پھڑایا تو بادام کا تیل گر گیا، بنیا بڑا کنجوس ہوتا ہے،اس کو تیل ضائع ہونے کا بڑا غم ہوا،اس نے طوطے کو ایک طمانچہ مارا کہ تو نے میرا تیل گرادیا،اب طوطے نے بولنا بند کردیا، خاموش ہو گیا حالانکہ پہلے اردو بولتا تھا، سارے گاہک طوطے کی بولی کی وجہ

سے بنیے کی دوکان پر جاتے تھے، جب طوطا خاموش ہوگیا تو گاہک بھی کم ہوگئے، اب بنیا لاکھ ہاتھ جوڑ رہا ہے، اس سے کہتا ہے کہ ارے بھئی کچھ تو بول لیکن وہ بولتا ہی نہیں۔ ایک دن ایک اللہ والا عمرہ کرکے سر منڈائے ہوئے آیا، جب وہ اس دوکان سے گذرا تو اس دن وہ طوطا بولا کہ اچھا! آپ نے بھی کسی کا تیل گرایا ہے۔ آدمی جیسا خود ہوتا ہے سب کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے، چور سب کو چور سمجھتا ہے، اسی لیے طوطے نے کہا کہ اچھا! آپ نے بھی کسی کا تیل گرایا ہے تب ہی آپ کو جھانپڑ پڑے ہیں اور آپ کے سر پر بال نہیں ہیں۔ تو اللہ کے ذکر سے بھی سر گرم ہوجاتا ہے، اس لئے یہ قیاس مت کرلینا کہ اس نے بھی تیل گرایا ہوگا۔

اور نمبر چار ہے **وَ جَمِیْعِ سَخَطِكَ** اللہ ہمیں اپنی ہر قسم کی ناراضگی سے بچائے۔ تو یہ چار نعمتیں بیان کردیں۔

سخت مشقت، بدبختی اور دشمنوں کے طعن سے بچنے کی دعا

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دوسری دعا یہ سکھا رہے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ))

(صحیح بخاری (قدیمی)، کتاب القدر، باب من تعوذ باللہ، ج:۲، ص:۹۷۹)

اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں سخت مشقت سے، بدبختی کے پکڑ لینے سے اور برے فیصلہ سے یعنی اگر کوئی بلا آنے والی ہے تو اے اللہ اپنے اس فیصلہ کو بدل دیجیے اور اس بلا کو نازل نہ فرمائیے۔ صرف اللہ ہی کو یہ طاقت ہے کہ وہ اپنے فیصلہ کو بدل سکتا ہے، خدا کا فیصلہ خدا پر حاکم نہیں ہے، اس بات کو خوب سمجھ لو کہ اللہ کا فیصلہ اللہ پر حکومت نہیں کرسکتا، اگر اللہ اپنے فیصلہ کو بدلنے پر قدرت نہ رکھتا تو ہمیں یہ دعا کیوں سِکھائی جاتی کہ اے اللہ! سوء قضاء کو حسن قضاء سے بدل

دیجئے یعنی میرے لئے جو برے فیصلے ہیں ان کو اچھے فیصلوں سے بدل دیجئے۔ **وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ** اور دشمنوں کے طعن وتشنیع سے ہماری حفاظت فرمائیے۔ یہ دعا بھی آپ کو ان شاء اللہ مفت میں مل جائے گی، اس دعا کی برکت سے اگر کسی کا خاتمہ خراب بھی لکھا ہے اور دوزخ کا فیصلہ ہو چکا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ اپنے فیصلے بدل لیں گے، اور آپ اللہ سے یہ مانگ بھی لیجئے کہ اے خدا! اگر آپ نے میری قسمت میں دوزخی لکھا ہوا ہے تو آپ میری اس قسمت کو تبدیل کردیجئے کیونکہ آپ کا فیصلہ آپ پر حاکم نہیں ہے، آپ اپنے فیصلہ پر حاکم ہیں، آپ کا فیصلہ آپ کا محکوم ہے، آپ کی قضا آپ کی محکوم ہے، آپ اپنی قضا اور فیصلہ پر حاکم ہیں لہٰذا ہماری سوء قضاء کو حسنِ قضاء سے بدل دیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ آپ کی ہر بلا کو عافیت سے بدل دیں گے اور سوءِ خاتمہ کو ایمان پر خاتمہ سے بدل دیں گے، اگر دوزخی ہونے کا فیصلہ ہوگا تو جنتی بنا دیں گے۔

جو اپنے محسن کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں

ایسی پیاری دعائیں میں آپ کو مفت میں دے رہا ہوں، آپ بھی مجھے دعا دیں، جس کے ذریعہ سے کوئی نعمت ملے اس کو دعا دینا اور اس کا شکریہ ادا کرنا بھی اللہ کا شکریہ ادا کرنا ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

((مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ))

(سنن الترمذی، (ایچ ایم سعید)؛ کتاب البر والصلة، ج ۲ ص ۱۷)

جس نے انسان کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔ تو میرے ذریعہ سے آپ کو یہ چیز مل رہی ہے اور جس نے یہ چھاپا ہے، جس کی مشین لگی ہے، جس نے اپنے پیسے، اپنا مال لگایا ہے اور ان حدیثوں کا انتخاب کرنے میں میری بھی محنت ہے، اس لئے آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جن جن

لوگوں کا اس میں تعاون ہے اللہ سب کو قبول فرمائے اور یہ دعا میرے لئے بھی کیجئے، یہ آپ کو ابھی مفت میں مل جائے گی، لیکن یہاں مسجد میں نہیں ملے گی کیونکہ دھکے بازی ہوئی تو مسجد کی بے حرمتی ہوگی لہٰذا ایک آدمی باہر کھڑا ہو جائے گا اور اس سے ان دعاؤں کا ایک ایک رسالہ مل جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دین، جان، اہل وعیال اور مال کی حفاظت کی دعا

اس رسالہ میں جتنی دعائیں ہیں سب کو صبح و شام پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اس میں ایک ایسی دعا ہے جس میں پانچ چیزوں کی حفاظت مانگی گئی ہے یعنی اپنا دین، اپنی جان، اپنی اولاد، اہل وعیال اور اپنا مال حفاظت سے رہے۔ یہ دو سکینڈ کی دعا ہے:

((بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ))

(کنز العمال، (دار الکتب العلمیة)؛ ج:۲، ص:۶۳)

اللہ کی رحمت کا سایہ ہو میرے دین پر، میری جان بھی خیرت سے رہے اور میری اولاد بھی خیریت سے اور اہل وعیال اور مال بھی خیریت سے رہے، تو یہ پانچ چیزیں خیریت سے رہتی ہیں۔

یہ ساری دعائیں ہم مفت تقسیم کرتے ہیں، اگر اس رسالہ کی ساری دعائیں پڑھ لو تو سبحان اللہ، پانچ دس منٹ میں سب دعائیں ہو جائیں گی، یہ رسالہ خانقاہ سے مفت ملتا ہے، خزانہ قرآن وحدیث اس کا نام ہے، دیکھو! ہم آپ سے خزانے مانگتے نہیں خزانے دیتے ہیں، کچھ ملّا دنیا میں ایسے بھی ہونے چائیں جو آپ کی جیب ٹٹولنے کی بجائے آپ کی جیبوں میں خزانے داخل کردیں، یعنی دل کے اندر۔ یہ خزانہ میں آپ کو مفت میں دے رہا ہوں۔ کیا عرض کریں کاش آپ کو قدر ہوتی، آپ اندھی بڑھیا کی طرح بازِ شاہی کے

ناخن نہ کاٹتے۔ دعا کرو، ہم بھی اس میں شامل ہیں، ہم بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم کو اندھی بڑھیا ہونے سے بچالے، اے اللہ! جو تیرے مقبول بندے ہیں، جو آپ کے نزدیک عزت رکھتے ہیں، آپ کے محبوب ہیں، اللہ! ہمیں ان کی عزت کی توفیق عطا فرما، اندھی بڑھیا کی طرح بازِ شاہی کو نہ پہچاننے کے جرم میں مبتلا نہ فرما۔

یا اللہ! اپنی محبت نصیب فرما، ہم سب کو عافیت نصیب فرما، اللہ! ہماری سواریوں کی حفاظت فرما، ہماری موٹروں کی حفاظت فرما، ہماری جان و مال اور اولاد کی حفاظت فرما، یا اللہ! چوری، ڈاکے، قتل وخون کی لعنت کو اس ملک سے ہمیشہ کے لئے ختم فرما دے، اللہ غیب سے اسباب پیدا کردے، ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔ اللہ! اپنی رحمت سے ہم سب کو بخش دیجئے اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے پاکستان میں جو عذاب کی صورت میں ڈاکے، قتل، چوری اور خون خرابہ ہورہا ہے اللہ! اس عذاب کو اپنے پیارے نبی پاک ﷺ کے صدقہ میں، رحمۃ اللعالمین ﷺ کے صدقہ میں اور ان اولیاء کے صدقہ میں جن کی دعاؤں سے پاکستان بنا ہے، دور فرما دے۔ اللہ اس پاکستان کو سچ مچ کا پاکستان بنا دے، بلاؤں سے محفوظ کردے، عافیت و امن والا پاکستان بنا دے اور یہاں اسلام کا نفاذ کردے، اللہ! آپ کے علم میں جو بہترین قیادت ہو، جس قیادت سے آپ راضی وخوش ہوں ہمیں وہ قیادت نصیب فرما دے، دشمنوں کی نظر ادھر نہ آنے دے، اللہ! جتنے کافر ملک اس کو بری نظر سے دیکھتے ہیں ان کی آنکھیں نکال لے، ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو کمزور کردے۔

یا اللہ! اپنی رحمت سے ہماری دنیا بھی بنا دے آخرت بھی بنا دے، ہمارے بچوں کو بھی نیک کردے، یا اللہ! ہماری اولاد میں کسی کو بھی فاسق نہ ہونے دے، ہماری اولاد کو نیک اور صالح بنا دے، ہماری بیویوں کو، لڑکیوں کو

اللہ والی بنادے۔اے اللہ! جن کے بچے اغواء ہیں، جن کے بھائی اغواء ہیں، سب کوان کے ماں باپ سے ملا دے، جس کو جس قسم کی کوئی بھی مصیبت ہے، اے اللہ! ان کی ہر مصیبت کو دور فرما دے، جس کو جو غم ہے اس غم کو خوشی سے بدل دے، اللہ! ہر مسلمان کی پریشانی کو دور فرما، دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کردے، اے اللہ! ہماری گذارشات کو اپنی رحمت سے قبول فرمالیجئے اور ہم سب کو اپنا مقبول اور محبوب بنالیجئے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ
اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَاحَیُّ يَاقَيُّوْمُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
مَلِيْكٌ مُّقْتَدِرٌ مَّا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ اَسْعِدْنَا فِی الدَّارَيْنِ
وَكُنْ لَّنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا وَلَا تَنْصُرْ عَلٰی مَنْ بَغٰی
عَلَيْنَا وَاَعِذْنَا مِنْ هَمِّ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ يَارَبِّ عَلٰی نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
يَارَجَآءَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَآئَنَا، يَامُعِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
أَعِنَّا، يَامُحِبَّ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا، يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
أَغِثْنَا وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

